بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

پچاسویں قسط

DAR-UL-RAZA

خاوند کے حقوق

شیخ طریقت، رہبر شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

زیر سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر قادری رضوی
سجادہ نشین خوشتر

زیر سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خوشتر صدیقی قادری
خلیفہ تاج الشریعہ

باہتمام
مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب:............................بیاناتِ خوشتر ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' (پچاسویں قسط)

اسپیکر:............................حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''

موضوع:............................خاوند کے حقوق

زیرِ سرپرستی:............................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ:............................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:............................حضرت علامہ مولانا مفتی ابو نعمان عرفان شریف مدنی

باہتمام:............................مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر و ترتیب:............................حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دارالرضا انٹرنیشنل)

صفحات:............................11

پبلشر:............................مکتبہ دارالرضا جھنگ سٹی

مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل
بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم o فاعوذ باللّٰه من الشیطن الرجیمo بسم اللّٰه الرحمن الرحیم o

فالصالحات قٰنتٰت حفظت للغیب بما حفظ الله

قال اللّٰه تبارك وتعالی فی شانِ حبیبه o ان اللّٰه وملئکته یصلون علی النبی ط یاایهاالذین امنو صلو علیه وسلموا تسلیما o

اللّٰهم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارك وسلم

خاوند کے حقوق

بزرگو، عزیزو، دوستو، بھائیو اور بہنو! کسی قانون کو اُس وقت تک اچھا نہیں کہا جاسکتا جب تک کہ سوسائٹی کے ہر ممبر کی ذمہ داری کو قانون میں واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہو۔ ایک سوسائٹی کے کئی ممبر ہوتے ہیں اور قانون کے لئے ضروری ہے کہ ہر ممبر کی ذمہ داری اور ایک ممبر کا دوسرے ممبر پر کیا حق ہے؟ ایک دوسرے کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا چاہیئے؟ جب تک قانون نہایت ہی واضح طور پر اِس کو بیان نہ کر دے اُس وقت تک قانون کو صحیح معنی میں قانون نہیں کہا جاسکتا۔ اِسلام چونکہ اِس دنیا میں ایک عدلی اور ابدی قانون کی صورت میں آیا اور اُس نے دین اور دنیا کے تمام معاملات پر روشنی ڈالی اور سوسائٹی کے ہر ممبر کی ذمہ داری کا بیان کیا۔ آپ جانتے ہیں کہ ہماری سوسائٹی کا آغاز گھر سے ہوتا ہے۔ گھر جس کا نام ہے وہ ایک سوسائٹی ہے اور اِس سوسائٹی کے

دونہایت ہی اہم ممبر ہیں ایک ممبر کا نام شوہر ہے اور دوسرے ممبر کا نام بیوی ہے۔ دیکھنا یہ ہے اور سمجھنا یہ ہے کہ اسلام نے ان دونوں ممبران کے متعلق کیا ہدایات دی ہیں۔ آپ کو یہ بات معلوم ہو چکی ہے، آپ یہ جان چکے ہیں کہ مردوں پر عورتوں کے سلسلے میں کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ مردوں کو اپنی عورتوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہئے؟ اِس سلسلے میں اسلام کی ہدایات آپ سن چکے ہیں۔

اب بتانا یہ ہے کہ عورتوں پر مردوں کی کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟ ایک مکمل عورت، ایک پرہیز گار عورت اور اسلام کی نظر میں عابدہ اور زاہدہ عورت کس کو کہا جا سکتا ہے؟ اِسلام نے اس مسئلے کو نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کیا، اِسلام نے فرمایا، قرآن کا حکم ہے کہ عورتیں، نیک عورتیں، پرہیز گار عورتیں، یعنی عورت کی خوبصورتی، عورت کا حسن صرف اِس بات میں نہیں کہ وہ سر سے لے کر پاؤں تک دیکھنے میں عورت محسوس ہو، یا یہ کہ اُس کا چہرہ بہت خوبصورت ہو، یا اُس کے اعضاء بہت اچھے ہوں اِسلام کے نقطہ نظر سے ایک مکمل عورت اُس کو نہیں کہا سکتا، ایک کامل عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ صالحات کی صفت سے متصف ہو یعنی وہ عورت ہو اور ایسی عورت ہو جو کہ پرہیز گار رہو۔ عورت کی خوبصورتی اور عورت کا حسن اُس کی پرہیز گاری سے معلوم ہوتا ہے۔ فرمایا کہ "فالصالحٰت" ایک صفت، دوسری صفت کیا ہے؟ فرمایا کہ "قٰنتتٌ" اطاعت کرنے والیاں، اطاعت کرنے والی عورت جو اپنے شوہر کی اطاعت کرتی ہیں جائز کاموں میں، نیک کاموں میں اور حفاظت کرنے والیاں "حفظٰت للغیب بما حفظ اللہ" نگہبانی کرتی ہیں اپنے شوہروں کی

غیر موجودگی میں، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، اِس آیت کریمہ میں عورت کی ڈیوٹی کو اور عورت کی ذمہ داری کو قرآن نے بیان کر دیا۔ پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ عابدہ ہو، صالحہ ہو، زاہدہ ہو۔ پھر فرمایا گیا کہ وہ اطاعت کرنے والی ہو۔ ظاہر ہے کہ جب وہ پرہیزگار ہوگی اور صالحہ اور نیک ہوگی تو پھر وہ اپنے شوہر کی اطاعت کرے گی۔ اور شوہر کی اطاعت کس طرح فرمایا کہ اس طرح اطاعت کی ایک شکل بھی بیان کر دی گئی اور وہ یہ ہے کہ اگر اُس کا شوہر غائب ہو تو اُس کی غیر موجودگی میں اُس کے مال، اُس کی اولاد، اُس کی عزت اور عصمت کی حفاظت کرنے والی ہو، نگہبانی کرنے والی ہو۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ اِس ممبر پر قرآن کریم نے نہایت ہی وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا گیا کہ عورتوں پر مردوں کی طرف کیا کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ یہی وہ چیزیں ہیں اور یہی وہ اصول ہیں کہ ہماری بہنیں اگر اِن پر غور نہ کریں اور اِن پر توجہ نہ دیں تو پھر اُس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مرد اور عورت کے درمیان خوشگوار تعلقات ختم ہو جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کا اعتبار ختم ہو جاتا ہے اور اِس کے نتیجے میں ضد اور ہٹ دھرمی تک بات پہنچتی ہے۔ آپس میں بات گالی تک پہنچ جاتی ہے اور اُس کے بعد معاملات طلاق تک پہنچ جاتے ہیں۔

اِس سوسائٹی میں ایک نہایت ہی اہم بات اور ضروری بات یہ ہے کہ عورت مرد کے مزاج کو سمجھے اور زندگی میں ایسی اسٹیج اور ایسی پوزیشن نہ آنے دے کہ جس کی وجہ سے طلاق تک نوبت پہنچ جائے۔

حدیث میں ارشاد فرمایا گیا کہ جو عورتیں بلاوجہ خواہ مخواہ معمولی سی بات میں

اپنے مرد سے طلاق کا مطالبہ کرنے لگیں فرمایا کہ ''ایسی عورت پر جنت کی خوشبو حرام ہے''۔ کیوں؟ اس لئے اِس سوسائٹی میں کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ مرد زیادتی کرتے ہیں معاذ اللہ، اور اِس سلسلے میں آپ سن چکے کہ مردوں کو سختی کے ساتھ روک دیا گیا اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بجائے مرد کے عورت خود مطالبہ کرتی ہے کہ معاذ اللہ مجھے طلاق دے دو۔ فرمایا کہ اختلاف ممکن ہے آپس میں ذہنی طور پر اختلاف ہو سکتا ہے، معاملات میں اختلاف کی شکل نکل سکتی ہے مگر اِس کا یہ مطلب نہیں کہ عورتیں اپنے مردوں سے طلاق کا مطالبہ کریں۔ فرمایا کہ یہ عورت کے مقام کے خلاف ہے اور مرد کے احترام کے خلاف ہے کہ عورت مرد سے طلاق کا مطالبہ کرے۔ شریعت نے نہایت ہی سختی کے ساتھ اسے روک دیا کہ خبردار ایسا ہرگز مت کرو۔

میرے عزیزو، دوستو! ظاہر ہے کہ اگر مرد عورتوں کے حقوق کا خیال نہ کرے، اور عورتیں اگر مردوں کے حقوق کا خیال نہ کریں تو آپ خیال فرمائیے کہ جس کا نام گھر ہے اور جس کا نام گھریلو زندگی ہے، یہ گھریلو زندگی کے ساتھ آپ دو قدم چل نہیں سکتے۔

میرے دوستو! گاڑی کے لئے دو پہیوں کی ضرورت ہوتی ہے، جب تک گاڑی کے دو پہیے نہیں ہوں گے گاڑی چلے گی نہیں۔ اسی طریقے سے گھر میں جب تک مرد اور عورت کے درمیان اتحاد نہیں ہوگا، اتفاق نہیں ہوگا یہ گھر کی گاڑی چل نہیں سکتی۔ اور زندگی بے کار ہو کر رہ جائے گی۔

میری ماؤں اور بہنو! اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے مردوں کی

پوزیشن کو بیان کی اور فرمایا کہ دیکھو کہ مرد تمہارے حاکم ہیں وہ شوہر ہیں اُن کی اطاعت تمہارے لئے ضروری ہے۔ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی مرد کو سجدہ کرے اور کسی آدمی کو سجدہ کرے تو اِس سلسلے میں حضور نے فرمایا کہ عورتوں کو حکم دیا جاتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کریں ۔کیونکہ اِسلام کے اندر کسی کو اس کی اجازت نہیں کہ وہ کسی کو سجدہ کرے اِس لئے عورتوں کو یہ حکم نہیں دیا گیا۔اِس حدیث سے مردوں کا مقام بھی سامنے آگیا،شوہروں کی پوزیشن بھی سامنے آگئی اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ نیک اور پرہیزگار بیوی پر اُس کے شوہر کے کیا حقوق ہیں۔

اللہ اکبر! ذرا حدیث سنتے چلئے کہ اللہ کے رسول حضرتِ محمد مصطفیٰ ﷺ نے اتنی وضاحت سے اعلان فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ ’’اگر کوئی عورت اِس دنیا سے جائے اُس کا انتقال ہوجائے اِس حال میں کہ اُس کا شوہر اُس سے راضی ہو تو فرمایا کہ وہ عورت جنت میں داخل ہوگی‘‘۔یعنی عورت اور مرد کی رضامندی کو صرف تکلفات کا ذریعہ نہیں قرار دیا گیا کہ خواہ مخواہ منہ دیکھی رضامندی ہو یا دنیاوی رضامندی ہو بلکہ فرمایا کہ آپس میں محبت اور سلوک دینی نقطہ نظر سے ہو اور اس طرح سے ہو کہ اُس کا تعلق ظاہر سے نہ ہو بلکہ دل سے ہو فرمایا کہ ایسی عورت وہ دنیا سے جارہی ہے اور اُس کے شوہر کے دل و دماغ پر اُس کی وفاداری اور اُس کی محبت کے نہایت ہی عمدہ اثرات ہیں تو حدیث کہہ رہی ہے کہ وہ مرنے والی عورت وہ دنیا سے جانے والی عورت وہ دنیا سے اس طرح جائے گی کہ جنت کی اُس کو بشارت مل جائے گی ،کیونکہ اُس کا شوہر اُس سے راضی ہے۔آپ ذرا خیال تو فرمائیے ،ذرا اِس گوشے کو دیکھئے کہ کس طرح ایک

عورت پر مرد کی اطاعت کو اور مرد کی خوشنودی کو واجب قرار دیا جاتا ہے۔

ایک دوسری حدیث اسی سلسلے میں ہے ارشاد فرمایا گیا اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، عورتوں کی خوبیاں کی جارہی ہیں، فرمایا کہ عورتوں میں خوبیاں کیا کیا ہیں؟ میرے دوستو آج زمانے کے نقطہ نظر سے عورتوں کو دیکھتے ہیں اور اِس دنیاوی زندگی میں ہمارے دل و دماغ کو اتنا اونچا کردیا گیا ہے کہ جو چیزیں عورتوں کے اندر بہترین چیزیں ہیں ہم نے اسے برا سمجھ لیا اور جو اُس کے اندر برائی تھی ہم نے اسے بھلائی سمجھ لیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''بہترین عورت وہ ہے جو پانچوں وقت نماز پڑھے''۔

ایک جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''اپنی جان اور مال سے اپنے شوہر کی ایسی مخالفت نہ کرے کہ جس سے شوہر کی طبیعت ناراض ہوجائے یعنی جان اور مال ہر اعتبار سے وہ کوشش کرے کہ اُس کا شوہر اُس سے راضی ہو''۔

اللہ اکبر! آپ دیکھ رہے ہیں کہ کیا حقیقت ہے اور کیا عمدہ بات ہے، کیا پیاری باتیں ہیں کہ جن کے متعلق ارشاد فرمایا جارہا ہے اور عورتوں کے حقوق کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمارہے ہیں۔ اللہ اکبر، ذرا خیال تو فرمایئے، ذرا دیکھئے تو سہی کہ اِس حدیث میں وضاحت کے ساتھ یہ بات بیان کردی گئی کہ شوہروں کے ساتھ اطاعت جائز کام میں ہوگی، ناجائز ناکام میں اطاعت نہ کیجئے۔ اور پہلے جو حدیث گزری اُس میں یہ بھی بتایا گیا کہ نماز پڑھنے والیاں، روزے رکھنے والیاں، اپنی عزت کی حفاظت کرنے والیاں اور شوہروں کی اطاعت کرنے والیاں۔ فرمایا کہ ایسی

عورتوں کو قیامت کے روز حکم دیا جائے گا کہ اے عورت تو آ اور جنت کے جس دروازے سے چاہے گزر جا۔

اللہ اکبر! اُس عورت کا، اُس بیوی کا کتنا اونچا مقام ہے اور پھر زبان رسالت اُس مقام کا وعدہ کر رہی ہے۔ تو میرے عزیز دوستو! بتایا یہ جا رہا ہے اور عرض یہ کیا جا رہا ہے کہ دیکھو کہ عورت کے اوپر مردوں کے کیا حقوق ہیں؟ فرمایا کہ مرد اگر حکم دے جائز کام میں تو اُس کی اطاعت فرض ہے۔

اِس سلسلے میں ایک اور حدیث ذہن میں آ رہی ہے کہ ایک انصاریہ سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، مدینہ طیبہ کی رہنے والی ایک انصاریہ حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اپنی بیٹی کی شادی کر دی، اور اتفاق کی بات ہے کہ جب میں نے بیٹی کی شادی کی تو شادی کے بعد میری بیٹی کے سر کے بال گر گئے۔ بیماری ہوتی ہے کبھی کبھی عورتوں کے بال گر جایا کرتے ہیں۔ اب میرا داماد یہ چاہتا ہے کہ (کیوں کہ عورتوں کے سر پر بال ہونا یہ خوبصورتی کی بات ہے، اور اگر سر کے بال گر جائیں تو فطری طور پر اُس کی خوبصورتی پر اثر پڑتا ہے) میں کسی دوسری کا بال لے کر اُس بال کو اپنی بیٹی کے سر پر لگا دوں تا کہ اُس کا حسن اور خوبصورتی برقرار رہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں میرے دوستو کہ یہ آپ کی بات نہیں، یہ میری اور آپ کی بات نہیں یہ کسی سوسائٹی کی بات نہیں بلکہ یہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ارشاد ہے۔ انصاریہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ حکم دیتے ہیں کہ میں اپنے داماد کے مطابق اپنی بیٹی کے لئے باہر سے بال لا کر اُس کے سر میں لگا دوں

؟ حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے انصار یہ! اللہ نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے کہ جو عورتیں باہر سے الگ بال لے کر اپنے بالوں میں جڑ لیں اور اپنے بالوں میں لگا لیں۔ نتیجہ کیا نکلا؟ اِس حدیث کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ چاہے شوہر ہی کیوں نہ چاہتا ہو لیکن وہ اللہ اور اُس کے رسول کے حکم کے خلاف ہو تو میرے دوستو شوہر کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔ شوہر کی اطاعت اسی وقت ہو سکتی ہے کہ جب اللہ اور اُس کے رسولﷺ راضی ہوں۔

میرے عزیز دوستو! ہماری ماؤں اور بہنوں کو اِس باب میں غور کرنا چاہئے کہ اُن کے اوپر شوہر کی کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ میرے دوستو یہ مختصر احادیث آپ کی خدمت میں پیش کی گئیں۔

خود سرکارِ دو عالمﷺ کی زندگی اور ام المؤمنین حضرتِ خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُن کی زندگی کو جب آپ سامنے لائیں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ شوہر کی اطاعت اور اُس کا مقام کس قدر اونچا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی جب رسول اللہﷺ کے ساتھ ہوئی تو عرب کی ایک مالدار عورت تھیں لیکن حضورﷺ سے نکاح کے بعد سرکارِ دو عالمﷺ پر سب کچھ قربان کر دیا۔ وہ مال گھر میں نہ رکھا بلکہ تمام مال اِسلام کے لئے ، اِسلام کی خدمت کے لئے اور سرکارِ دو عالمﷺ کی رضا مندی کے لئے قربان کر دیا۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرتِ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک چھلا پہنے ہوئے تھیں، چاندی کا چھلا۔ جب حضورﷺ اندر تشریف لائے تو پوچھا کہ اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ کیا ہے

اور یہ چاندی کا چھلا کیسے نظر آ رہا ہے؟ حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ یہ آپ کی خوشنودی کے لئے ہے، آپ کی رضامندی کے لئے ہے۔

میرے دوستو! شوہر کو راضی کرنا اور شوہر کی اطاعت کا جذبہ اگر کسی کی بیوی میں ہو تو واقعی اِس دنیا کے اندر چلتی پھرتی ہوئی جنتی ہے۔ حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا واقعہ نہ بھولئے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ کا کپڑا خود اپنے ہاتھوں سے دھوتیں، اُس کے اندر خود خوشبو لگاتیں، اُس کے اندر مسواک اپنے دانتوں سے چبا کر کے حضور ﷺ کو دیتیں، حضور ﷺ کے مسواک کو خود اُٹھا کر کے سنبھال کر رکھتیں۔

میرے عزیز دوستو! یہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی کا ایک ورق آپ کے سامنے پیش کیا گیا تا کہ ہماری بہنوں کو معلوم ہو کہ شوہر کی اطاعت کس قدر ضروری ہے۔ اور اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی رضامندی کا ذریعہ ہے۔

اے الہ العالمین! ہمارے مردوں کو اور ہماری بہنوں، عورتوں کو سب کو توفیق دے کہ ایک دوسرے کے حقوق کو سمجھیں اور ایک دوسرے کے حقوق کو ادا کرتے رہیں۔ امین وما علینا الا البلغ المبین

ہے تشنہ ادنیٰ اے خوشتر قوسین کا عالم کیا کہیے

ہے تشنہ ادنیٰ اے خوشتر قوسین کا عالم کیا کہیے
محبوب و محبّ کے جلووں کی وہ رونق باہم کیا کہیے

ہو جس کی مؤخر میں پنہاں اِک شان مقدم کیا کہیے
اِس نور کا منشاء کیا کہیے اِس حسن کا عالم کیا کہیے

اللہ رے اِس دَر کی رفعت ہے بیش جہاں کم کیا کہیے
ہر ایک بھکاری جس کا ہے اسکندرِ اعظم کیا کہیے

ظاہر ہے شفق کی سرخی سے ہجر شہ والا کا عالم
رنگین فضائے فطرت ہے اِس شان کا ماتم کیا کہیے

انوار کے بادل منڈلائے رحمت کی گھٹائیں جھوم اُٹھیں
امت کے الم میں آقا کے یہ گیسوئے برہم کیا کہیے

رضوان کی نگاہیں لرزیدہ خوشتر ہے مقام پیچیدہ
آیا ہے یہ کس کا شوریدہ فردوس بھی ہے خم کیا کہیے

DAR-UL-RAZA

باہتمام
مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com